ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈاکٹر شکیل احمد خان ۞

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی علمی و تحقیقی خدمات: ایک جائزہ

Dr. Ghulam Mustafa Khan as a Critic: A Cursory Analysis

By *Dr. Shakeel Ahmed Khan, Assistant Professor and Head of Department of Urdu, Government Degree Boys College (Evening), Gulistan-e-Johar, Karachi.*

ABSTRACT

Dr. Ghulam Mustafa Khan (1912-2005) was one of the greatest personalities of Ilm-o-Adab. His enormous contribution to Research, Criticism, Linguistics, Literature and Academic curricula has been widely appreciated and acknowledged. At the initial stage of Sindh University, he became Head of Urdu Department and made it effective. The present article is an attempt to cover his critical sense and features in his writings.

Keywords: Ghulam Mustafa Khan, Critic, Research, Contribution.

قیامِ پاکستان کے بعد حیدرآباد (سندھ) کو علم و ادب کی بڑی بڑی نامور اور نابغۂ روزگار ہستیوں نے اپنی آماجگاہ اور مسکن بناتے ہوئے یہاں کی علمی اور ادبی فضا کو اپنے فیض سے مستفیض و منور کیا ہے۔ انھی میں سے ایک نام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (۱۹۱۲ء۔۲۰۰۵)[۱] کا ہے، آپ سندھ یونی ورسٹی کے پہلے وائس چانسلر علامہ آئی آئی قاضی کی دعوت پر حیدرآباد تشریف لائے۔ ''جولائی ۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں) کراچی سے مستقل طور پر حیدرآباد آگئے اور ۱۴؍جولائی ۱۹۵۶ء کو سندھ یونی ورسٹی میں صدر شعبۂ اُردو کی حیثیت سے چارج لیا۔''[۲] آپ نے یہاں پہنچ کر اور شعبۂ اُردو کے دیگر اساتذہ کے ساتھ مل کر یونی ورسٹی میں نصابی و ہم نصابی، تصنیف و تالیف، علمی و ادبی سرگرمیوں کا آغاز بھرپور طریقے سے کیا۔ آپ کی نگرانی میں سیکڑوں طلبہ نے بی اے، ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی اور

۞ اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلبہ (شام)، گلستانِ جوہر، کراچی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈی لٹ تک کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے ایک شاگرد ڈاکٹر جمیل جالبی کے بہ قول ''جتنے طلبہ و طالبات نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی نگرانی میں ایم اے، پی ایچ ڈی اور ایم فل وغیرہ کیے ہیں، اس کی کوئی مثال برصغیر پاک و ہند میں نہیں ملتی،''(۳) (سندھ یونی ورسٹی میں) پی ایچ ڈی کے ان مقالات کی تعداد کم و بیش ۳۹ اور ایم فل کی ۳ بنتی ہے۔(۴)

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے سندھ یونی ورسٹی میں اردو کا اولین نصاب مرتب کیا اس کے علاوہ طلبہ کے لیے ایک رسالہ بھی جاری کیا تا کہ طلبہ میں تحریر و تصنیف کا شوق پیدا ہو سکے، اس حوالے سے نثار احمد، ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ڈاکٹر صاحب نے نہایت غور و فکر کے بعد ایم اے کے نصاب میں فنِ تحقیق، عربی، فارسی، اصلاح زبان و املا اور فن عروض کو شامل کیا، اس کے بعد ۱۹۶۱ء میں شعبۂ اُردو میں مجلہ 'صریرِ خامہ' کا اجرا کیا، نصاب میں ان پرچوں کو شامل کرنے کا مقصد طالب علموں میں اُردو میں عمدہ ذوق اور تحقیقی شعور بیدار کرنا اور 'صریرِ خامہ' کا مقصد انھیں اپنی تحقیقی کاوشیں پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا تھا۔(۵)

علم و ادب کی ترقی اور فروغ میں جہاں آپ نے عملی اقدامات کیے وہاں تحریر و تقریر کے ذریعے ان کو وسعت دینے میں اہم کردار ادا کیا، اس حوالے سے آپ کی تصنیفات، تالیفات، تراجم اور کتابچوں کی تعداد کم و بیش اٹھانوے (۹۸) بنتی ہے۔

بحیثیت محقق:

مذکورہ خدمات کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کے میدان میں بھی بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں، آپ نے اپنی تحقیقی صلاحیتوں سے خود کو منوایا اور تحقیق میں عمدہ روایات اور قابلِ تقلید مثالیں قائم کیں۔ یہاں ہم آپ کے تحقیقی کاموں کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے تحقیقی مقالات آپ کی درج ذیل کتابوں اور ملک کے مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔

۱۔ ''حالی کا ذہنی ارتقا'' (مطبوعہ اعلیٰ کتب خانہ، کراچی، ۱۹۵۶ء، دوسرا ایڈیشن، ۱۹۶۶ء اور تیسرا ایڈیشن، ۲۰۰۳ء)۔

اس کتاب میں شامل مطبوعہ مضامین اور کتاب کے عنوان کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

> ''یہ مجموعہ راقم الحروف کے چند مطبوعہ مضامین پر مشتمل ہے جو وقتاً فوقتاً اس طرح شائع

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ہو چکے ہیں:

۱۔ 'حالی کی فارسی شاعری'[۶] رسالہ 'اردو'، کراچی (حالی نمبر)، اپریل ۱۹۵۲ء

۲۔ 'حالی کا ذہنی ارتقا'، رسالہ 'اُردو'، کراچی (الف)، جولائی ۱۹۵۲ء

'حالی کا ذہنی ارتقا'، رسالہ 'اُردو'، کراچی (ب)، اکتوبر ۱۹۵۲ء

'حالی کا ذہنی ارتقا'، رسالہ 'اُردو'، کراچی (ج)، جنوری ۱۹۵۴ء

۳۔ 'حالی کی اُردو غزل'[۷]، رسالہ 'اُردو'، کراچی، اپریل ۱۹۵۵ء

۴۔ 'سرسیّد اور مقدمۂ شعر و شاعری'[۸] رسالہ 'برگِ گُل' (سرسیّد نمبر)، اُردو کالج، کراچی، ۵۶-۱۹۵۵ء

لیکن مجموعے میں یہ ترتیب بدل دی گئی ہے اور 'حالی کا ذہنی ارتقا' نہ صرف مقدم ہے بلکہ نفسِ مضمون اور معنویت کے لحاظ سے کتاب بھی اسی نام سے موسوم کر دی گئی ہے۔'' (ص ۵)

کتاب کی ترتیب میں جو معمولی تبدیلی کی گئی ہے اس کے مطابق مذکورہ پہلا مضمون کتاب کا آخری مضمون ہے، بقایا مضامین اسی ترتیب کے ساتھ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مولانا حالی کی زندگی کے حالات و واقعات، ان کی تصانیف اور خدمات کا ۱۸۵۲ء سے ۱۹۱۴ء تک سنہ وار تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے حالی کی شاعری کا جائزہ ان کے حالات و واقعات کے پس منظر میں تنقیدی نکتۂ نظر سے پیش کیا ہے۔ ان دونوں جائزوں سے مولانا حالی کی شخصیت، ان کی شاعری اور ان کے ذہنی ارتقا کی ایک واضح صورت سامنے آجاتی ہے، اس کے علاوہ مضمون ''سرسیّد اور مقدمۂ شعر و شاعری'' اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ اس میں ڈاکٹر صاحب نے سرسیّد اور حالی کے تعلقات، سرسیّد کے حالی کی نظم و نثر پر اثرات اور اس کے نتیجے میں حالی کے تنقیدی شعور میں ہونے والی نشوونما پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

کتاب کی اہمیت کے حوالے سے ڈاکٹر مسرور احمد زئی اپنے مطبوعہ مقالے میں لکھتے ہیں:

ایم اے اُردو نصاب (جامعۂ سندھ) میں اس کی (حالی کا ذہنی ارتقا) سفارش کی جاتی ہے اور تین کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جس پر ڈاکٹر صاحب کو ڈی لٹ کی ڈگری ملی تھی، اسے حالی پر تمام و کمال مطالعہ کہا جا سکتا ہے۔[۹]

۲۔ ''علمی نقوش'' (مطبوعہ اعلیٰ کتب خانہ، کراچی، ۱۹۵۷ء دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۶ء کراچی)

''ولی ویلوروی کی تین مثنویاں''،[۱۰] ''ولی گجراتی کا غیر مطبوعہ کلام''،[۱۱] ''خاکی''،[۱۲] ''حضرت شرف الدین یحییٰ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

منیری کے اُردو فالنامے،"[۱۳] "میر کی مثنوی دریائے عشق کا ایک مآخذ،"[۱۴] "عبدالحیٔ تاباں پر ایک نظر،"[۱۵] "متین برہان پوری کے اُردو مرثیے،"[۱۶] "غنچۂ شاہی،"[۱۷] "خلاصۃ الاخبار کا سالِ تصنیف۔"[۱۸]

"علمی نقوش" ڈاکٹر صاحب کی ان تین کتابوں میں شامل ہے جن پر آپ کو ڈی لٹ کی ڈگری عطا ہوئی۔

۳۔ "ادبی جائزے" (مطبوعہ عبدالرحمٰن خاں، کراچی، ۱۹۵۹ء، دوسرا ایڈیشن الکتاب، کراچی، ۱۹۶۵ء)

"ولی دکنی یا گجراتی"[۱۹]

۴۔ "تحریر و تقریر" (مطبوعہ حکیم محمود الزماں لطیف آباد حیدرآباد ۱۹۶۲ء)

"فقہ ہندی منظوم"[۲۰] اور "دیوانِ ظہیر اور اس کا مصنف"[۲۱]

۵۔ "تحقیقی جائزے" (مطبوعہ شعبۂ مطبوعات بزم غالب، سکھر، ۱۹۶۸ء)

"اُردو شعرا کے دینی عقائد،"[۲۲] "ترک اور اُردو شعرا،"[۲۳] "ولی گجراتی، شاہ گلشن اور شاہ گل"

۶۔ "اقبال اور قرآن" (مطبوعہ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۷ء،[۲۴] دوسری بار اقبال اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء، بار سوم ۱۹۹۴ء، بار چہارم ۱۹۹۸ء)

کتاب کی وجہ تحریر بتاتے ہوئے ڈاکٹر مسرور احمد زئی لکھتے ہیں:

> ۱۹۷۷ء کو علامہ اقبال کا سال قرار دیا گیا تھا، اس موقع پر حکومت نے ملک بھر کے منتخب ماہرینِ اقبالیات سے موضوع دے کر کتابیں لکھوائیں تھیں، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کو اقبال شناسی اور قرآن فہمی کے باعث 'اقبال اور قرآن' موضوع دیا گیا تھا۔[۲۵]

کتاب کو دو ابواب "تبصرۃ و ذکری" اور "لکل عبد منیب" میں تقسیم کیا گیا ہے، ان دونوں ابواب کے تحت ڈاکٹر صاحب نے بڑی تحقیق و جستجو اور قرآن فہمی کا درک رکھتے ہوئے فکرِ اقبال اور کلامِ اقبال کا تعلق قرآنی آیات سے ثابت کیا ہے۔

کتاب سے متعلق رائے دیتے ہوئے ڈاکٹر نجم الاسلام لکھتے ہیں:

> اس کتاب میں کلامِ اقبال کی جس قدر مطابقتیں آیاتِ قرآنی کے ساتھ پیش کر دی گئی ہیں وہ ایک عظیم اور وقیع علمی کارنامہ ہے جس کی نظیر اقبالیات کے سرمائے میں کم ملے گی۔[۲۶]

۷۔ "اُردو میں قرآن و حدیث کے محاورات" (مطبوعہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۰ء)

اس کتاب کے دو حصّے ہیں: (۱) "اُردو میں قرآنی محاورات،"[۲۷] (۲) "اُردو میں حدیث کے محاورات"[۲۸] آخر میں دو ضمیمے بھی ہیں۔ ضمیمہ اوّل میں لفظ "محاورے" اور اس کے وسیع معنوں میں استعمال کی صراحت کی گئی ہے،

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ساتھ میں ان چالیس احادیث کا ذکر ہے جنھوں نے اُردو نظم و نثر کو متاثر کیا، ضمیمہ دوم میں کتاب میں شامل محاورات کا اشاریہ ہے۔ یہ اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے، جس میں ڈاکٹر صاحب کی اُردو زبان و ادب، قرآن و حدیث اور عربی زبان پر گہری نظر کا پتا چلتا ہے۔

۸۔ ''ہمارا علم و ادب'' (مطبوعہ المصطفیٰ علمی مرکز، حیدرآباد، ۱۹۸۵ء)

''مسلمانوں کا علم و ادب (برصغیر میں)''،(۲۹) ''قرآن و حدیث کے بدائع صنائع''(۳۰)

۹۔ ''چند فارسی شعرا'' (مطبوعہ المصطفیٰ اکادمی، حیدرآباد، ۱۹۸۹ء)

اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب کے ۲۱/مقالات ہیں۔ یہاں صرف تحقیق سے متعلق مقالات شامل کیے جا رہے ہیں، ابتدائی دس مقالات فارسی کے قدیم شعرا ''حکیم ارزقی''، ''عثمان مختاری (۱)''، ''عثمان مختاری (۲)''، ''عمادی غزنوی''، ''عمادی غزنوی یا عمادی شہریاری''،(۳۱) ''عبدالواسع جبلی''، ''سوزنی''، ''سنائی''، ''رضی الدین نیشاپوری''، ''نجیب الدین جردبادقانی'' پر مشتمل ہیں، اس کے علاوہ پانچ مقالات ساتویں تا بارہویں صدی کے شعرا پر ان عنوانات کے تحت ہیں۔ ''کلامِ خسرو میں مقامی رنگ''، ''خواجہ حسن مروی کابلی''،(۳۲) ''معلوم تبریزی''، ''کلامِ بیدل کی تاریخی تعیین''، ''حضرت مظہر کی فارسی شاعری''،(۳۳) اس کے بعد دو مقالات ''جہاں سوز غوری کا صحیح نام''(۳۴) اور ''تاریخ ملک ارسلان غزنوی'' تاریخی تحقیق پر مبنی ہیں۔ آخری مقالہ ''فارسی کے چند قدیم شعرا''(۳۵) میں معزی، سنائی، ادیب صابر اور انوری سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب ان مقالات کے لکھنے کا زمانہ اور اشاعت سے متعلق کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

> ''راقم الحروف نے سیّد حسن غزنوی (م ۵۵۶ھ) پر کام شروع کیا تھا... اسی طرح چھٹی صدی ہجری کے خاص خاص شعرا کا کلام بھی زیرِ مطالعہ رہا۔ چناں چہ وقتاً فوقتاً ان شعرا پر مقالے لکھے جو رسالہ ''معارف'' (اعظم گڑھ) ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور) اور دوسرے رسائل میں شائع ہوئے اور ان میں سے بعض تو ''انسائیکلوپیڈیا آف اسلام'' (اُردو) میں بھی شامل ہوگئے ہیں''۔ (ص ب)

ان مقالات میں ڈاکٹر صاحب نے قدیم شعرا اور ان کے ممدوحین کے حالات و واقعات، نام و نسب کی تحقیق، زمانے کا تعیین، تصانیف کی چھان بین، فارسی اور مقامی زبان کے ایک دوسرے پر اثرات کا جائزہ داخلی اور خارجی شہادتوں کی روشنی میں لیا ہے۔

۱۰۔ ''سراج البیان'' (مطبوعہ گابا سنز، کراچی، ۱۹۹۲ء)

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

''قدیم خطوط اور عرضیاں،''[۳۶] ''چند یادداشتیں،''[۳۷] (اس مقالے میں بعض مخطوطات، تحریریں، اشعار، قطعات، کتب، اسفار اور شخصیات وغیرہ سے متعلق تحقیقی یادداشتیں ڈاکٹر صاحب نے اپنی بیاض میں محفوظ کرلی تھیں، وہ بیان کی گئی ہیں)، ''مثنوی کلامِ نبیؐ؛''(۳۸) ''دیوانِ قطب الدین۔''[۳۹]

۱۱۔ ''ہفت محل'' (مطبوعہ گابا ایجوکیشنل بکس، کراچی ۱۹۹۴ء)

''مولانا عبدالصمد عاجز،''[۴۰]

۱۲۔ ''سید حسن غزنوی (حیات اور ادبی کارنامے)'' مطبوعہ ادارۂ یادگارِ شیفتہ اور پاکستان رائٹرس کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، سنِ اشاعت نہیں دیا گیا، البتہ کتاب کے ''عرضِ حال'' (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں) کے آخر میں ۲رنومبر ۱۹۹۸ء[۴۱] تحریر ہے۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۲رنومبر ۱۹۹۸ء کے بعد شائع ہوئی۔

یہ ڈاکٹر صاحب کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو ''سیّد حسن غزنوی'' کے عنوان سے لکھا گیا تھا، یہ مقالہ ۱۹۴۶ء۔۱۳۶۷ھ کو مکمل ہوا اور ۱۹۴۷ء میں ناگ پور یونی ورسٹی سے اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض ہوئی، یہ مقالہ کتابی شکل میں آنے سے قبل اورینٹل کالج میگزین، لاہور میں ضمیمہ ی کے طور پر اگست ۱۹۴۸ء سے نومبر ۱۹۴۹ء تک چھ قسطوں میں شائع بھی ہوا۔[۴۲]

ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مقالے میں سید حسن غزنوی کی حیات سے متعلق، ان کے زمانے کے سیاسی اور سماجی حالات، علمی، ادبی اور ثقافتی ماحول اور ان کے اثرات کو مختلف تذکروں اور تاریخوں کی مدد سے مرتب کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شاعر کے کلام کو مختلف نسخوں کی مدد سے جمع کرکے، قدیم لغات اور بیاضوں کی مدد سے اس کی تصحیح و تدوین بھی کی، پھر کلام کا تقابلی تجزیہ اس کے ہم عصر شعرا کے کلام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس مقالے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ شاعر کے کلام سے اس کے ممدوحین کے تاریخی واقعات بھی اخذ کیے گئے ہیں، اسی بنا پر آپ نے دو تاریخیں بھی لکھیں، جن کا ذکر ''چند فارسی شعرا'' میں آچکا ہے۔ مقالے کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بڑی محنت، تحقیق و جستجو اور کٹھن مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل کو پہنچا، ڈاکٹر صاحب نے خود ان دشواریوں کا ذکر مقالے کے ''مقدمہ'' (مطبوعہ ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور، اگست ۱۹۴۸ء) میں کیا ہے۔

۱۳۔ ''چند منسوبات'' (مطبوعہ پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، حیدرآباد، ۲۰۰۱ء)

''دیوانِ حضرت عبدالقادر جیلانی،''[۴۳] ''دیوانِ احمد جام۔''[۴۴]

(نوٹ: ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ کتابوں کے وہ تحقیقی مضامین جو دو دو تین تین بار اشاعت پذیر ہوئے ہیں، ان کو یہاں صرف پہلی اشاعت کے اعتبار سے شامل کیا گیا ہے، جب کہ بعد کی اشاعتوں کو صرف حواشی میں بیان کیا گیا ہے)۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ان کتابوں کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے دو مقالے بہ عنوان ''نکات الشعرا سے متعلق چند یادداشتیں'' اور ''سوانح عمری یوسفی (تعارف و تجزیہ)''(۴۵) (مطبوعہ مجلّہ ''تحقیق'' جام شورو، جامعۂ سندھ، بالترتیب شمارہ (۱۰-۱۱) ۹۷-۱۹۹۶ء اور شمارہ (۱۲-۱۳) ۹۹-۱۹۹۸ء) اور ایک دیوان ''دیوانِ ابجدی۔ میر اسمٰعیل ابجدی (م ۱۱۹۳ھ)'' (مرتبہ: مسرور احمد زئی، مطبوعہ ادارۂ انوارادب حیدرآباد، ۲۰۰۲ء) کے حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔

تحقیق میں مخطوطہ خوانی کے فن کو بڑا دشوار اور دقت طلب سمجھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت کم لوگ اس فن کی طرف متوجہ ہوئے اور خود کو اس کام کے لیے آمادہ پایا لیکن ڈاکٹر صاحب کی تحقیق سے فطری مناسبت، وسیع العلمی، فارسی و عربی زبانوں اور ان کے ادب پر عبور اور تاریخ سے گہری وابستگی نے ایسے مشکل کام کو بھی آپ کے لیے آسان اور پسندیدہ بنادیا۔ مخطوطات کی تحقیق میں داخلی شواہد کو بڑی اہم اور مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خاص طور پر انھی شواہد اور کسی حد تک خارجی شواہد کی روشنی میں کئی مخطوطات کے درست نتائج اخذ کیے ہیں، کئی غلط منسوبات کو ان کی اصل تک پہنچایا ہے اور بعض مخطوطات پر اگر کسی وجہ سے کام نہ کرسکے تو ان کا تعارف ہی پیش کردیا ہے تاکہ ان پر کام کرنے والے محققین کے لیے ابتدائی معلومات فراہم ہوجائیں۔

مخطوطات کے علاوہ آپ نے دیگر تحقیقی مقالات میں بھی داخلی شواہد، تذکروں اور تواریخ سے استفادہ کرتے ہوئے نام و نسب کی تصحیح، کلام و نثر کے دور کا تعین، ان میں دخیل الفاظ، زندگی کے اہم واقعات اور دیگر اشارات کو بیان کیا ہے، اس حوالے سے ہم آپ کے فارسی کے قدیم شعرا پر لکھے گئے مقالات دیکھ سکتے ہیں، اسی پس منظر میں آپ نے تاریخی تحقیق پر مبنی دو تاریخیں ''جہاں سوز غوری کا صحیح نام'' اور ''تاریخ ملک ارسلان غوری'' بھی لکھی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بعض تحقیقی مقالات میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ان میں تنقیدی جائزے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ وہ حالات و واقعات کے پس منظر میں اپنا تنقیدی نکتۂ نظر پیش کرتے ہوئے خالق اور تخلیق کے معیار کا تعین کرتے ہیں۔ مولانا حالی اور علامہ اقبال پر لکھے گئے مقالات اس خصوص میں شاہد ہیں۔

دین اور قرآن و حدیث سے خصوصی شغف کی بنا پر ڈاکٹر صاحب نے مذہبی موضوعات کو بھی ادب کا حصہ بناتے ہوئے تحقیقی مقالات تحریر کیے جس سے ان کی وسعت علمی اور موضوعات میں تنوع کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے ''اُردو میں قرآن و حدیث کے محاورات'' اور ''قرآن و حدیث کے بدائع صنائع'' اس حوالے کی منفرد مثالیں ہیں۔ ان کے علاوہ مذکورہ کچھ مقالات جزوی تیقّم پر مبنی اور نہایت مختصر ہیں، ان میں آپ نے کسی نوادر کا یا تو تعارف پیش کیا ہے یا وہ یادداشت کے طور پر تحریر کیے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے تحقیق میں دو اہم کاموں پر ڈاکٹر الیاس عشقی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

''ان (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں) کے دو اہم تحقیقی کارناموں کا ذکر کرنا ناگزیر معلوم ہوتا ہے جو ان جیسے بلند پایہ محقق کی ذہانت، لگن، وسیع مطالعے اور محنت کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتے تھے... ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے حالی کے علمی ادبی کام کا سن وار جائزہ لے کر ان کے ذہنی ارتقا کا سراغ لگایا ہے۔ جس کی مثال اُردو تحقیق کی تاریخ میں نہیں ملتی۔... یہ ضخیم کتاب (اقبال اور قرآن) جس ذہانت اور عالمانہ بصیرت سے مرتب کی گئی ہے اس کے لیے قرآنِ کریم اور کلامِ اقبال کے بالاستعیاب وسیع اور عمیق مطالعے اور دینی بصیرت کی ضرورت ہے وہ کتاب کے گہری نظر سے مطالعے کے بعد معلوم ہوسکتا ہے۔ اپنے موضوع پر یہ کتاب بھی ایک دائرۃ المعارف کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور مصنف کے علم و فضل اور تحقیقی مرتبے کے اعتراف میں حکومت نے جو اعزاز حضرتِ والا کو دیا ہے اس سے آپ کی عزت افزائی تو کیا ہوگی البتہ اس اعزاز کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو گیا ہوگا۔''[۴۶]

ڈاکٹر صاحب کا اسلوبِ نثر چاہے وہ تحقیق و تنقید میں ہو یا مضمون و تبصرے میں یا کسی اور اصنافِ نثر میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریریں نہایت سادہ اور رواں ہوتی ہیں۔ مختصر نویسی میں خصوصی ملکہ حاصل ہونے کی بنا پر آپ چھوٹے چھوٹے جملوں میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ بڑی جامع اور کام کی باتیں بیان کر دیتے ہیں جس میں کسی قسم کی الجھن یا دقت نظری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، نہایت شستہ اور شائستہ لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں۔ ایک اور خاص بات جو آپ کی تحریروں کی روح ہوتی ہے وہ ہے انکساری، عاجزی، آپ نے کبھی بھی اپنی تحریر سے کسی قسم کی علمیت جتانے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اپنے نتائج کو خصوصاً تحقیق میں حتمی قرار دیا۔ اس حوالے سے آپ اپنے ہم عصر اور شاگردوں سے مشاورت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کے اس مخصوص اندازِ بیان نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو متاثر کیا۔ اس کا پرتو خصوصاً آپ کے شاگردوں کی تحریروں میں نظر آتا ہے۔ تلامذہ کے ساتھ حیدرآباد کے علم و ادب سے وابستہ بہت سے لوگ بھی اسی انداز کی تقلید کرتے نظر آتے ہیں اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حیدرآباد کی نثر پر سب سے زیادہ اثرات ڈاکٹر صاحب کی تحریروں نے مرتب کیے۔

اس کے علاوہ انڈیا اور پاکستان کے نامور محققین اور ناقدین بھی اپنی اپنی کتابوں میں ڈاکٹر صاحب کے اسلوب کی مثالیں اور اسے اختیار کرنے کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں، غرض ایک بڑی تعداد نے آپ کی نثر کے اثرات قبول کیے، یہی وجہ ہے کہ آپ کا اسلوبِ بیاں ایک مکتب کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اس حوالے سے ہم آپ کے عزیز شاگرد ڈاکٹر اسلم فرخی کا ایک طویل اقتباس دیکھتے ہیں:

ڈاکٹر صاحب قبلہ کا اسلوبِ نثر بڑا سادہ اور سلیس ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے لکھتے ہیں مگر ان سے معنی و مطلب کی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

پوری وضاحت ہوتی ہے۔ دینی معلومات سے متعلق کتابیں اور مضامین ہوں یا علمی، ادبی اور تحقیقی، اندازِ بیاں سب میں توضیحی اور تشریحی ہوتا ہے...... ڈاکٹر صاحب قبلہ ادبی مضامین اور دقیق خیالات کو بڑی آسانی اور روانی سے قلم بند کرتے ہیں۔ شاعرانہ طرزِ بیان اور مرصّع کاری سے پرہیز کرتے ہیں۔ مشکل اور نامانوس الفاظ کا استعمال نہیں کرتے، جہاں تک ممکن ہوتا ہے مافی الضمیر کو انتہائی آسان الفاظ کے ذریعے سے بیان کرتے ہیں...... عالم کے لیے جو کچھ آسان اور سلیس ہوتا ہے وہ عام آدمی کے لیے مشکل اور دقیق ہوسکتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب قبلہ کا کمال یہ ہے کہ عالم متبحر ہونے کے باوجود آپ کی تحریریں عام قاری کے لیے بھی قریب الفہم اور سلیس ہوتی ہیں۔"(۴۷)

حواشی وتعلیقات

۱۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے حالات و واقعات کے لیے ملاحظہ کیجیے ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات، علمی و ادبی خدمات''، از ڈاکٹر مسرور احمد زئی (مطبوعہ ادارۂ انوارِ ادب، حیدرآباد، ۲۰۰۷ء)

۲۔ ایضاً، ص ۱۳۷

۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر: ''انٹرویو''، ارمغان، کراچی (جمیل جالبی نمبر)، ۱۹۹۶ء، ص ۱۵۴

۴۔ نثار احمد: ''شعبۂ اُردو، سندھ یونی ورسٹی کے تحقیقی مقالات (اشاریہ)''، تحقیق، جام شورو، سندھ یونی ورسٹی، شمارہ (۱۴)، ۲۰۰۷ء

۵۔ ایضاً، ص ۱۳۲

۶۔ مشمولہ ''فارسی کے چند شعرا''، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، (حیدرآباد: المصطفیٰ اکادمی، ۱۹۸۹ء) اور ''تنقید و تحقیق''، مرتبہ: ڈاکٹر اسلم فرخی، (کراچی: شہرزاد، ۲۰۰۱ء)

۷۔ مشمولہ ''نگارشات'': مرتبہ اختر انصاری اکبرآبادی، حیدرآباد، حلقۂ اربابِ فکر، سن اشاعت ندارد اور ''تنقید و تحقیق''

۸۔ مطبوعہ مجلہ ''برگِ گل''، کراچی، اُردو کالج، ۵۵۔۱۹۵۴ء اور ''تنقید و تحقیق''

۹۔ ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات و ادبی خدمات''، ص ۶۱۰

۱۰۔ ڈاکٹر مسرور احمد کے مطابق ''یہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کا پہلا تحقیقی مقالہ ہے''، ایضاً، ص ۶۰۳۔ یہ مقالہ ''معارف'' اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۴۰ء میں بھی شائع ہوا۔

۱۱، ۱۲ اور ۱۷۔ مطبوعہ ''معارف''، اعظم گڑھ، بالترتیب اگست ۱۹۴۵ء، مارچ ۱۹۴۲ء اور ۱۹۵۳ء

۱۳۔ مطبوعہ ''ناگ پور یونی ورسٹی جرنل'' (سالانہ) ۱۹۳۸ء اور ''نئی قدریں''، حیدرآباد، فروری ۱۹۵۷ء

۱۴ تا ۱۶۔ مطبوعہ رسالہ ''اُردو'' کراچی، بالترتیب اپریل ۱۹۵۱ء، اپریل ۱۹۵۴ء اور اپریل ۱۹۵۶ء

۱۸۔ مطبوعہ ''ناگ پور، یونی ورسٹی جرنل''، (سالانہ)، ۱۹۴۰ء

۱۹۔ مطبوعہ رسالہ ''ساقی''، کراچی، فروری ۱۹۵۴ء

۲۰۔ مطبوعہ رسالہ ''اُردو''، کراچی، اکتوبر ۱۹۵۹ء

۲۱۔ یہ مقالہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو اور رسالہ ''نئی عبارت''، حیدرآباد میں بالترتیب، شمارہ (۱۰-۱۱) ۹۷-۱۹۹۶ء اور جولائی دسمبر ۱۹۹۸ء میں شایع

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ہوا، اس کے علاوہ یہ ''فارسی کے چند شعرا'' اور ''چند منسوبات'' میں بھی شامل ہے۔

۲۲۔ مطبوعہ رسالہ ''ساقی'' کراچی (جوش نمبر) ۱۹۶۳ء

۲۳۔ مطبوعہ مجلہ ''صریرِ خامہ''، شعبۂ اُردو، جامعۂ سندھ، حیدرآباد (تنقیدی ادب نمبر)، ۱۹۶۷ء

۲۴۔ ڈاکٹر مسرور احمد زئی اپنی کتاب ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات، علمی و ادبی خدمات'' کے صفحہ ۵۱۱ پر لکھتے ہیں ''کتاب پر سالِ اشاعت ۱۹۷۷ء درج ہے لیکن کتاب ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی تھی''۔ تفصیلات کے لیے کتاب ملاحظہ کیجیے۔

۲۵۔ حوالہ محولا بالا، ص ۵۰۹

۲۶۔ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو، شمارہ (۴)، ۱۹۹۰ء، ص ۱۵۷

۲۷۔ مطبوعہ رسالہ ''بینات''، کراچی، مارچ تا اپریل، ۱۹۶۴ء

۲۸۔ مشمولہ ''ہمارا علم و ادب''

۲۹ اور ۳۰۔ مشمولہ ''تنقید و تحقیق''

۳۱۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو، شمارہ (۱۰-۱۱)، ۹۷-۱۹۹۶ء

۳۲۔ مطبوعہ رسالہ ''اُردو''، کراچی، جنوری تا مارچ ۱۹۷۶ء

۳۳۔ مشمولہ تنقید و تحقیق

۳۴۔ یہ تاریخ انگریزی میں لکھی گئی تھی، اس کتاب میں اس کا اُردو ترجمہ ہے۔

۳۵۔ مطبوعہ ''معارف'' اعظم گڑھ، تین اقساط، بالترتیب اگست، ستمبر اور اکتوبر ۱۹۴۲ء

۳۶۔ مطبوعہ ''نقوش''، لاہور، اپریل مئی ۱۹۶۸ء

۳۷۔ مطبوعہ رسالہ ''اُردو''، کراچی، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۶ء

۳۸۔ مطبوعہ ''اورینٹل کالج میگزین''، لاہور، ۱۹۸۶ء

۳۹۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو، شمارہ (۱۰-۱۱)، ۹۷-۱۹۹۶ء اور مشمولہ ''چند منسوبات''

۴۰۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو، شمارہ (۷)، ۱۹۹۳ء

۴۱۔ ڈاکٹر مسرور احمد زئی (بحوالہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں: حالات، علمی و ادبی خدمات)، صفحہ ۲۳۳، کے مطابق یہ کتاب ۱۹۹۹ء میں طبع ہوئی۔

۴۲۔ حوالہ محولا بالا، ص ۲۲۸-۲۳۰

۴۳۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو (۱۰-۱۱)، ۹۷-۱۹۹۶ء، ''نئی عبارت''، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۱ء، اور کتاب ''متفرقات''، مرتبہ: انوار احمد زئی، (حیدرآباد: ادارۂ انوارِ ادب، ۲۰۰۳ء)

۴۴۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو (۱۰-۱۱)، ۹۷-۱۹۹۶ء، ''نئی عبارت''، جنوری تا جون ۱۹۹۹ء، اور ''متفرقات''

۴۵۔ مشمولہ ''متفرقات''

۴۶۔ الیاس عشقی، ڈاکٹر: ''تحقیق میں ڈاکٹر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کا اختصاص اور انفرادیت''، ''نئی عبارت''، حیدرآباد (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نمبر)، جولائی تا دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۳۱۴-۳۱۵

۴۷۔ ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات، علمی و ادبی خدمات''، ص ۳۴۵

۴۸۔ مطبوعہ ''کنگ ایڈورڈ کالج میگزین''، امراوتی، برار، نومبر، ۱۹۳۷ء

۴۹۔ مطبوعہ ''علی گڑھ میگزین''، علی گڑھ، (احسن نمبر)، ستمبر ۱۹۴۱ء

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۰۔ مطبوعہ رسالہ ''شاعر''، آگرہ، اکتوبر ۱۹۴۲ء

۵۱۔ مطبوعہ ''ہماری زبان''، دہلی، اگست، ۱۹۴۳ء

۵۲۔ مطبوعہ ''معارف''، اعظم گڑھ، نومبر ۱۹۴۵ء اور مجلہ ''صریر خامہ''، حیدرآباد، شعبۂ اُردو، جامعہ سندھ، ۶۸۔۱۹۶۷ء

۵۳۔ مطبوعہ ''اُردو''، کراچی، جنوری ۱۹۴۶ء

۵۴۔ مطبوعہ رسالہ ''احسن''، رام پور، نومبر ۱۹۴۹ء، مجلہ ''صریر خامہ''، حیدرآباد (قومی شاعری نمبر)، ۱۹۶۶ء، ''تحقیقی جائزے'' اور ''معارف اقبال''

۵۵ اور ۵۶۔ مطبوعہ ''ساقی''، کراچی، بالترتیب جنوری فروری ۱۹۵۶ء، مئی ۱۹۵۲ء

۵۷۔ مطبوعہ رسالہ ''شام وسحر''، کراچی، فروری ۱۹۵۲ء، معمولی تبدیلی کے ساتھ یہ مضمون مجلہ ''صریر خامہ''، جام شورو، سندھ یونی ورسٹی (نعت نمبر)، ۱۹۷۸ء، میں بھی شائع ہوا۔

۵۸۔ مطبوعہ رسالہ ''نئی قدریں''، حیدرآباد، شمارہ (۳۔۴)، ۱۹۵۹ء، مجلہ ''صریر خامہ'' حیدرآباد (قصیدہ نمبر)، ۶۸۔۱۹۶۷ء اور ''تحقیقی جائزے''

۵۹۔ مشمولہ ''تنقید وتحقیق''

۶۰۔ مطبوعہ رسالہ ''ساقی'' کراچی، جنوری ۱۹۵۱ء، مجلہ ''صریر خامہ'' جام شورو (اقبال نمبر)، ۱۹۷۷ء، ''معارفِ اقبال'' اور ''تنقید وتحقیق''

۶۱۔ مشمولہ ''دیوانِ حلیم''، مرتبہ: حضور احمد سلیم، کراچی، مجلس انتظامیہ خانقاہِ قلندریہ، ۱۹۵۷ء، ۱۹۷۸ء

۶۲۔ مطبوعہ رسالہ ''المصطفیٰ''، حیدرآباد، جولائی تا اگست ۱۹۶۱ء اور مجلہ ''صریر خامہ'' حیدرآباد (قصیدہ نمبر)، ۶۸۔۱۹۶۷ء

۶۳۔ بشیر درانی کی کتاب ''نادرات'' کا مقدمہ (بہ حوالہ ''تحریر وتقریر'')

۶۴۔ مطبوعہ ''نئی قدریں'' حیدرآباد، دسمبر ۱۹۵۷ء، بہ عنوان ''گل خنداں''

۶۵۔ مشمولہ ''اُردو میں اُصولِ تحقیق''، مرتبہ: ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء)

۶۶۔ مطبوعہ ''بصائر''، کراچی، ۱۹۶۳ء اور ''چند فارسی شعرا''

۶۷۔ مطبوعہ رسالہ ''بینات''، کراچی، ۱۹۶۳ء اور ''تنقید وتحقیق''

۶۸۔ مشمولہ ''منتخبات''

۶۹۔ مطبوعہ ''نقوش''، لاہور (اقبال نمبر)، ستمبر ۱۹۷۷ء، بہ عنوان ''اقبال بارگاہِ رسالت میں''

۷۰۔ مطبوعہ رسالہ ''ذوقی''، حیدرآباد، ۱۹۹۵ء

۷۱۔ مطبوعہ رسالہ ''اُردو''، کراچی، ۱۹۶۲ء، رسالہ ''ہم قلم''، کراچی، اگست ۱۹۶۲ء، اور کتاب ''ایک محقق، تین ادیب''، مرتبہ صابر بن ذوقی، (حیدرآباد: مکتبۂ ذوقی، ۱۹۹۲ء)

۷۲۔ مطبوعہ اخبار ''حریت''، کراچی، ۲رجنوری ۱۹۸۱ء اور ''ایک محقق تین ادیب''

۷۳۔ مطبوعہ مجلہ ''تحقیق''، جام شورو، (۷)، ۱۹۹۳ء

۷۴۔ مطبوعہ ''نئی عبارت''، حیدرآباد، جولائی دسمبر ۱۹۹۹ء، ''متفرقات''

۷۵۔ مطبوعہ ''آہنگ''، کراچی، ریڈیو پاکستان، ۱۹۸۳ء

۷۶۔ مطبوعہ ''تحقیق'' (۸۔۹)، ۹۵۔۱۹۹۴ء

۷۷۔ مطبوعہ ''کنگ ایڈورڈ میگزین''، امراوتی، برار، ۱۹۴۰ء

۷۸۔ مطبوعہ ''علی گڑھ یونی ورسٹی میگزین''، علی گڑھ، (احسن نمبر)، ستمبر ۱۹۴۱ء

۷۹۔ مطبوعہ ''ساقی''، کراچی، مارچ ۱۹۵۲ء

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۸۰۔ یہ مضمون ''فن تحقیق''، مشمولہ ''تحقیقی جائزے'' (مطبوعہ ۱۹۶۸ء) سے ماخوذ ہے۔

۸۱۔ غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: ''اُردو ادب کے نئے رجحانات''، منتخبات، (حیدرآباد: المصطفیٰ علمی مرکز، ۱۹۸۵ء)، ص ۹۳

۸۲۔ ایضاً، ص ۹۷

۸۳۔ ''ضمیمہ''، ایضاً، ص ۹۹

۸۴۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۸۵۔ غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: ''میر حسن دہلوی کی غزلیات''، ادبی جائزے، (کراچی: الکتاب، ۱۹۶۵ء)، ص ۱۱۳

۸۶۔ ایضاً، ''نہال سیوہاروی''، ص ۱۳۲، ۱۳۳

۸۷۔ ایضاً، ''حضرت سیماب کی غزل گوئی (کلیم عجم کی روشنی میں)''، ص ۱۴۶

۸۸۔ غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: ''بابائے اردو کی اردو''، سراج البیان، (کراچی: گاباسنز، ۱۹۹۲ء)، ص ۹۲

۸۹۔ ایضاً، ''مولانا احمد رضا خان کی اردو شاعری''، ص ۱۵۷

۹۰۔ غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: ''سودا کے قصیدے''، ادبی جائزے، (کراچی: الکتاب، ۱۹۶۵ء)، ص ۲۳۷

۹۱۔ ایضاً، ''کلیم جبل پوری''، ص ۸۳

۹۲۔ اسلم فرخی، ڈاکٹر: ''تعارف''، تنقید و تحقیق، (کراچی: شہرزاد، ۲۰۰۱ء)، ص ۱۱

مآخذ

۱۔ اکبرآبادی، اختر انصاری، (مرتب): ''نگارشات''، حیدرآباد: حلقۂ ارباب فکر، سنہ اشاعت ندارد۔

۲۔ بخش، ایم سلطانہ، ڈاکٹر (مرتب): ''اردو میں اصول تحقیق''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء۔

۳۔ خاں، غلام مصطفیٰ، ڈاکٹر: ''ادبی جائزے'' طبع دوم، (کراچی: الکتاب، ۱۹۶۵ء۔

۴۔ ______، ''اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات''، اسلام آباد: ادارۂ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۰ء۔

۵۔ ______، ''اقبال اور قرآن'' طبع اوّل، لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۷۷ء۔

۶۔ ______، ''انعمت علیھم'' حیدرآباد: رائل بک ڈپو، ۱۹۹۷ء۔

۷۔ ______، ''اوراقِ گم گشتہ'' حیدرآباد: غلام مصطفیٰ اکادمی، ۱۹۹۷ء۔

۸۔ ______، ''تحریر و تقریر'' حیدرآباد، ۱۹۶۲ء۔

۹۔ ______، ''تحقیقی جائزے''، سکھر: شعبۂ مطبوعات بزم غالب، ۱۹۶۸ء۔

۱۰۔ ______، ''چند فارسی شعرا''، حیدرآباد: المصطفیٰ اکادمی، ۱۹۸۹ء۔

۱۱۔ ______، ''چند منسوبات''، حیدرآباد: پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ ______، ''حالی کا ذہنی ارتقا'' طبع اوّل، کراچی: اعلیٰ کتب خانہ، ۱۹۵۶ء۔

۱۳۔ ______، ''سراج البیان'' کراچی: گاباسنز، ۱۹۹۲ء۔

۱۴۔ ______، ''سیّد حسن غزنوی (حیات اور ادبی کارنامے)'' لاہور: ادارۂ یادگارِ شیفتہ اور پاکستان رائیٹرس کوآپریٹیو سوسائٹی، ۱۹۹۸ء۔

۱۵۔ ______، ''علمی نقوش''، کراچی: اعلیٰ کتب خانہ، ۱۹۵۷ء، طبع اوّل

۱۶۔ ______، ''معارف اقبال''، کراچی: آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، ۱۹۷۸ء۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۷۔ ________، ''منتخبات''، حیدرآباد: المصطفیٰ علمی مرکز، ۱۹۸۵ء۔

۱۸۔ ________، ''نورالقمر''، حیدرآباد: غلام مصطفیٰ اکادمی، ۲۰۰۳ء۔

۱۹۔ ________، ''ہفت محل''، کراچی: گابا سنز، ۱۹۹۴ء۔

۲۰۔ ________، ''ہمارا علم وادب''، حیدرآباد: المصطفیٰ علمی مرکز، ۱۹۸۵ء۔

۲۱۔ ذوقی، صابر بن، (مرتب): ''ایک محقق تین ادیب''، حیدرآباد: مکتبۂ ذوقی، ۱۹۹۲ء۔

۲۲۔ زئی، انوار احمد، (مرتب): ''متفرقات''، حیدرآباد: ادارۂ انوارِ ادب، ۲۰۰۳ء۔

۲۳۔ زئی، مسرور احمد، (مرتب): ''دیوان ابجدی: میر اسمٰعیل ابجدی (م ۱۱۹۳ھ)''، حیدرآباد: ادارہ انوار ادب، ۲۰۰۲ء۔

۲۳۔ ________، ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات، علمی وادبی خدمات''، حیدرآباد: ادارہ انوار ادب، ۲۰۰۷ء۔

۲۵۔ سلیم، حضور احمد، (مرتب): ''دیوان حلیم''، (کراچی: مجلس انتظامیہ خانقاہ قلندریہ، اشاعت اول ۱۹۵۷ء، دوم ۱۹۷۸ء۔

۲۵۔ فرخی، اسلم، ڈاکٹر (مرتب): ''تنقید وتحقیق''، کراچی: شہرزاد، ۲۰۰۱ء۔

اخبارات، رسائل وجرائد

۱۔ ''احسن'' رام پور، نومبر ۱۹۴۹ء، دسمبر ۱۹۴۹ء۔

۲۔ ''اردو'' کراچی، جنوری ۱۹۴۶ء، اپریل ۱۹۵۱ء، اپریل ۵۴ء، اپریل ۱۹۵۶ء، اکتوبر ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۲ء، جنوری مارچ ۱۹۷۶ء، اکتوبر دسمبر ۱۹۸۶ء۔

۳۔ ''ارمغان''، کراچی: (جمیل جالبی نمبر) ۱۹۹۶ء۔

۴۔ ''المصطفیٰ'' حیدرآباد: جولائی تا اگست ۱۹۶۱ء۔

۵۔ ''اورینٹل کالج میگزین'' لہور: ۱۹۸۶ء۔

۶۔ ''آہنگ'' کراچی، ریڈیو پاکستان، ۱۹۸۳ء۔

۷۔ ''برگ گل'' کراچی، اردو کالج، ۵۵۔۱۹۵۴ء۔

۸۔ ''بصائر'' کراچی، ۱۹۶۳ء۔

۹۔ ''بینات'' کراچی، ۱۹۶۳ء، مارچ تا اپریل ۱۹۶۴ء۔

۱۰۔ ''تحقیق'' جام شورو: سندھ یونی ورسٹی، شمارہ ۴، (۱۹۹۰ء)، ۷ (۱۹۹۳ء)، شمارہ ۹۔۸ (۹۵۔۱۹۹۴ء)، شمارہ ۱۱۔۱۰ (۹۷۔۱۹۹۶ء)، شمارہ ۱۳۔۱۲، (۹۹۔۱۹۹۸ء)، شمارہ ۱۴ (۲۰۰۷ء)۔

۱۱۔ ''حریت'' کراچی، ۲ر جنوری ۱۹۸۱ء۔

۱۲۔ ''ذوقی'' حیدرآباد، جولائی ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء۔

۱۳۔ ''ساقی'' کراچی، جنوری ۱۹۵۱ء، مارچ ۱۹۵۲ء، مئی ۱۹۵۲ء، فروری ۱۹۵۴ء، جنوری فروری ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۳ء۔

۱۴۔ ''سیارہ'' لاہور، ۱۹۶۵ء۔

۱۵۔ ''سیپ'' کراچی، شمارہ ۲، مئی ۱۹۶۴ء۔

۱۶۔ ''شاعر'' آگرہ: اکتوبر ۱۹۴۲ء۔

۱۷۔ ''شام وسحر'' کراچی، فروری ۱۹۵۲ء۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۸۔ ''صریر خامہ''، حیدرآباد: جامعہ سندھ، ۱۹۶۲ء، (قومی شاعری نمبر) ۱۹۶۶ء، (قصیدہ نمبر) ۶۷۔۱۹۶۶ء، (اقبال نمبر) ۱۹۷۷ء، (نعت نمبر) ۱۹۷۸ء۔

۱۹۔ ''علی گڑھ میگزین''، علی گڑھ، (احسن نمبر) ستمبر ۱۹۴۱ء۔

۲۰۔ ''کنگ ایڈورڈ کالج میگزین''، امراوتی، برار: نومبر ۱۹۳۷ء، ۳۹۔۱۹۳۸ء، ۱۹۴۰ء۔

۲۱۔ ''معارف''، اعظم گڑھ (ہند)، جنوری ۱۹۴۰ء، مارچ ۱۹۴۲ء، اگست ۱۹۴۲ء، ستمبر ۱۹۴۲ء، اکتوبر ۱۹۴۲ء، اگست ۱۹۴۵ء، نومبر ۱۹۴۵ء، ۱۹۵۳ء۔

۲۲۔ ''ناگ پور یونی ورسٹی جرنل''، ناگ پور (انڈیا)، ۱۹۳۸ء، ۱۹۴۰ء۔

۲۳۔ ''نقوش''، لاہور، اپریل مئی ۱۹۶۸ء، (۱۲۳۔اقبال نمبر) ستمبر ۱۹۷۷ء۔

۲۴۔ ''نئی عبارت''، حیدرآباد، جولائی تا دسمبر ۱۹۹۸ء، جنوری تا جون ۱۹۹۹ء، جولائی تا دسمبر ۱۹۹۹ء، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۱ء۔

۲۵۔ ''نئی قدریں''، حیدرآباد، فروری ۱۹۵۷ء، دسمبر ۱۹۵۷ء، شمارہ (۴) ۱۹۵۸ء، شمارہ (۳۔۴) ۱۹۵۹ء۔

۲۶۔ ''ہماری زبان''، دہلی، اگست ۱۹۴۳ء۔

۲۷۔ ''ہم قلم''، کراچی، اگست ۱۹۶۲ء۔